CS (Main) Exam:2015

URDU

Paper II

(LITERATURE)

Time allowed : **Three Hours**	Maximum Marks : 250

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

There are ***EIGHT*** *questions divided in* ***TWO SECTIONS.***

Candidate has to attempt ***FIVE*** *questions in all.*

Questions no. ***1*** *and* ***5*** *are compulsory and out of the remaining, any* ***THREE*** *are to be attempted choosing at least* ***ONE*** *from each section.*

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

Answers must be written in ***URDU.***

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

1Q. مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ اور اُن کے ادبی وفنی محاسن کا بھی جائزہ لیجیے، ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ *10×5=50*

(a) ایک روز کتاب میں بھی دیکھا گیا کہ اگر کسی شخص کو غم یا فکر ایسی لاحق ہو کہ اس کا علاج تدبیر سے نہ ہو سکے تو چاہئیے کہ تقدیر کے حوالے کر دے اور آپ گورستان کی طرف رجوع کرے۔ دُرود طفیلِ پیغمبر کی روح کے ان کو بخشے اور اپنے تئیں نیست ونابود سمجھ کر دل کو اس غفلت دنیاوی سے ہشیار رکھے اور عبرت سے رووے اور خدا کی قدرت کو دیکھے کہ مجھ سے آگے کیسے کیسے صاحبِ ملک وخزانہ اس زمین پر پیدا ہوئے لیکن آسمان نے ان سب کو اپنی گردش میں لا کر خاک میں ملا دیا۔

اب جو دیکھیے سوائے ایک مٹی کے ڈھیر کے اُن کا کچھ نشان باقی نہیں رہا اور سب دولتِ دنیا، گھر بار، آل اولاد، آشنا دوست، نوکر چاکر، ہاتھی گھوڑے چھوڑ کر اکیلے پڑے ہیں۔ *10*

(b) زبان حقیقت میں ایک معمار ہے کہ اگر چاہے تو باتوں میں ایک قلعہ فولادی تیار کر دے جو کسی توپ خانے سے نہ ٹوٹ سکے اور چاہے تو ایک بات میں اسے خاک میں ملا دے، جس میں ہاتھ ہلانے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ زبان ایک جادوگر ہے کہ طلسمات کے کارخانے الفاظ کے منتروں سے تیار کر دیتا ہے اور جو اپنے مقاصد چاہتا ہے ان سے حاصل کر لیتا ہے۔ وہ ایک نادر مرصع کار ہے جس کی دست کاری کے نمونے کبھی شاہوں کے سروں کے تاج اور کبھی شہزادوں کے نو لکھے ہار ہوتے ہیں۔ کبھی علوم وفنون کے خزانوں سے زر وجواہر اس کی قوم کو مالا مال کرتے ہیں وہ ایک چالاک عیار ہے جو ہوا پر گرہ لگاتا ہے اور دلوں کے قفل کھولتا اور بند کرتا ہے۔ *10*

(c) ہر چند قاعدہ عام ہے کہ عالم آب وگل کے مجرم عالم ارواح میں سزا پاتے ہیں، لیکن یوں بھی ہوا ہے کہ عالم ارواح کے گنہگار کو دنیا میں بھیج کر سزا دیتے ہیں۔ چنانچہ میں آٹھویں رجب ۱۲۱۲ھ میں روبکاری کے واسطے یہاں بھیجا گیا، ۱۳ برس حوالات میں رہا۔ ۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے واسطے حکمِ دوام حبس صادر ہوا ایک بیڑی میرے پانو میں ڈال دی اور دلّی شہر کو زنداں مقرر کیا اور مجھے اس زنداں میں ڈال دیا۔ فکر نظم ونثر کو مشقت ٹھہرایا۔ برسوں کے بعد جیل خانے سے بھاگا۔ تین برس بلادِ شرقیہ میں پھرتا رہا، پایانِ کار مجھے کلکتے سے پکڑ لائے اور پھر اس محبس میں بٹھا دیا۔ جب دیکھا کہ یہ قیدی گریز پا ہے دو ہتکڑیاں اور بڑھا دیں۔ پانو بیڑی سے فگار۔ ہاتھ ہتکڑیوں سے زخم دار۔ مشقت مقرری اور مشکل ہوگئی۔ طاقت یک قلم زائل ہوگئی۔ 10

(d) دوسرے روز علی الصباح گوبر سب سے رخصت ہو کر لکھنؤ چلا، ہوری اسے گانو کے باہر تک بھیجنے گیا۔ گوبر سے اتنی محبت اسے کبھی نہ ہوئی تھی جب گوبر اُس کے پیروں پر جھکا تو ہوری رو پڑا جیسے پھر اسے کبھی بیٹے کے درشن نہ ہوں گے۔ اس کی آتما میں خوشی تھی، غرور تھا اور عزم تھا۔ بیٹے سے یہ عقیدت اور محبت پا کر اس میں رونق اور بالیدگی آگئی ہے۔ کئی روز سے پہلے اس پر سُستی چھا گئی تھی، ایک ایسی تاریکی سی جس میں وہ راستہ بھول رہا تھا وہاں اب مستعدی ہے اور روشنی ہے۔ 10

(e) انسان کی دماغی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی روک اس کے تقلیدی عقائد ہیں۔ اسے کوئی طاقت اس طرح جکڑ بند نہیں کر سکتی جس طرح تقلیدی عقائد کی زنجیریں کر دیا کرتی ہیں۔ وہ ان زنجیروں کو توڑ نہیں سکتا۔ اس لیے کہ توڑنا چاہتا ہی نہیں۔ وہ انہیں زیور کی طرح محبوب رکھتا ہے۔ ہر عقیدہ، ہر عمل، ہر نقطہ نگاہ جو اسے خاندانی روایت اور ابتدائی تعلیم وصحبت کے ہاتھوں مل گیا ہے اس کے لیے ایک مقدس ورثہ ہے۔ وہ اس ورثہ کی حفاظت کریگا۔ بسا اوقات موروثی عقائد کی پکڑ اتنی سخت ہوتی ہے کہ تعلیم اور گرد و پیش کا اثر بھی اسے ڈھیلا نہیں کر سکتا۔ تعلیم دماغ پر ایک نیا رنگ چڑھا دیگی لیکن اس کی بناوٹ کے اندر نہیں اُترے گی۔ 10

Q2. (a) ''باغ و بہار اُن کتابوں میں سے ہے جو ایک بار تخلیق ہو کر پھر نہیں مرتیں''۔ اس بیان کی روشنی میں کتاب کا فنی اور لسانی جائزہ لیتے ہوئے اس کے قبولِ عام ہونے کا احوال بھی مختصراً درج کیجیے۔ 20

(b) 'محمد حسین آزاد نے پہلی بار انگریزی رمزیہ کے خاکے اور ترجمے بہ صورت تمثیل نیرنگِ خیال میں پیش کیے ہیں۔ جو اُن کے قدرتِ اظہار کا معجزہ معلوم ہوتے ہیں'۔ اس قول کو سامنے رکھ کر اُن کے اندازِ نگارش کی خوبیوں پر ناقدانہ نظر ڈالیے۔ 10

(c) 'گئودان پریم چند کا آخری ناول ہے۔ اس میں انھوں نے فن اور موضوع کا امتزاج اس طرح کیا ہے کہ انھیں ہمیشہ عظیم فن کاروں میں شمار کیا جائے گا' اس بیان کو دلیلوں سے مستحکم کیجیے۔ 20

Q3. (a) افسانہ 'اپنے دُکھ مجھے دے دو' کا تنقیدی تجزیہ قلم بند کیجیے۔ 20

(b) 'غبارِ خاطر' پر ایک جامع اور مدلل تبصرہ سپردِ قلم کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس کی نثر میر امّن کی نثر سے کتنی دُور اور سرورؔ کی نثر سے کتنی قریب ہے۔ 15

(c) ''غالبؔ کے خطوط دہلی کی تہذیبی زندگی سے واقفیت کا اہم ماخذ ہیں''۔ اس نقطۂ نظر سے خطوطِ غالب کا جائزہ لیجیے۔ 15

Q4. (a) ''غالبؔ کی بذلہ سنجی ہی ہے جو اُن کی تمام تحریروں میں ایک رنگ کی طرح پھیلی ہوئی ہے، اسی نے اُن کے خطوط کو مقبولِ عام بنا دیا ہے۔'' اس بیان میں کس حد تک صداقت ہے۔ تردید یا تائید میں اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ 20

(b) منشی پریم چند کے ناول 'گئودان' کے کردار ''ہوری'' یا ''دھنیا'' کی کردار نگاری کا جائزہ لیجیے۔ 15

(c) ''بیدی کی کہانیاں فنی اعتبار سے اہم اور نفیس ہوتی ہیں'' اُن کی کہانیوں کی روشنی میں اس قول کا محاسبہ کیجیے۔ 15

SECTION B

5.Q مندرجہ ذیل اشعار کے حصوں کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ اور اُن کے فنی محاسن پر بھی روشنی ڈالیے۔ 10×5=50

(a) تھا مستعار حسن سے اس کے جو نور تھا
خورشید میں بھی اس ہی کا ذرّہ ظہور تھا
پہنچا جو آپ کو تو پہنچا میں خدا کے تئیں
معلوم اب ہوا کہ بہت میں بھی دُور تھا
مجلس میں رات، ایک ترے پرتوے بغیر
کیا شمع کیا پتنگ ہر اک بے حضور تھا 10

(b) نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا
آگہی دام شنیدن، جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا
بس کہ ہوں غالبؔ، اسیری میں بھی آتش زیر پا
موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا 10

(c)

تو ہے محیطِ بے کراں، میں ہوں ذرا سی آبِ جو
یا مجھے ہم کنار کر یا مجھے بے کنار کر
میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہوں خذف تو تو مجھے گوہرِ شاہوار کر
باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے، اب میرا انتظار کر

10

(d)

یہ ایک کہرہ سا، یہ دھندی جو چھائی ہے
اس التہاب میں اس سرمگیں اُجالے میں
سوا تمہارے مجھے کچھ نظر نہیں آتا
حیات نام ہے یادوں کا، تلخ اور شیریں
بھلا کسی نے کبھی رنگ و بو کو پکڑا ہے
شفق کو قید میں رکھا صبا کو بند کیا
ہر ایک لمحہ گریزاں ہے جیسے دشمن ہے
وہ لمحے جا کے جو واپس نہیں آنے

10

(e)

کہوں کیا میں اس اسپ کی خوبیاں
پرندوں میں کب ہوں یہ محبوبیاں
ذرا کل کو موڑے فلک پر ہوا
جو کہیے تو کہیے اسے باد پا
نہ کھاوے نہ پیوے نہ سووے کبھی
نہ ٹاپے نہ بیمار ہووے کبھی
نہ حشری نہ کمری نہ شب کور وہ
نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ

10

Q.6 (a) ''میر کا کلام دل اور دلّی کا مرثیہ ہے''۔ آپ اس رائے سے کس حد تک متفق ہیں، مثالوں سے واضح کیجیے۔ 20

(b) فیض اور فراق کی شاعری کا تقابلی مطالعہ اس طرح پیش کیجیے کہ اُن کی شعری خصوصیات کے تضادات اور اشتراک روشن ہو جائیں۔ 20

(c) گُل نغمہ پر ایک جامع تنقیدی نوٹ قلم بند کیجیے۔ 10

Q7. (a) گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے

جو لفظ کہ غالبؔ مرے اشعار میں آئے

اس دعوے میں غالب کس حد تک حق بہ جانب ہیں، دلیلوں سے ثابت کیجیے۔ 20

(b) ''بالِ جبریل'' کی غزلوں کی امتیازی خصوصیات کا جائزہ لیجیے۔ 20

(c) فیض کی نظم ''ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے'' کا فنی تجزیہ کیجیے۔ 10

Q8. (a) ''اختر الایمان کی نظموں میں ہمارے عہد کے مسائل کی بھرپور عکاسی ملتی ہے'' اس قول کے متعلق اپنے موقف کی وضاحت کیجیے۔ 20

(b) ''میر حسن کی مثنوی 'سحر البیان' مکالمہ نگاری، جذبات نگاری، منظر نگاری، کردار نگاری ہر اعتبار سے کامیاب اور مکمل ہے'' مثالوں سے ثابت کیجیے۔ 20

(c) فراق کی نظم ''آدھی رات'' یا ''جگنو'' کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ 10